اسلامی بنکاری کی پیش رفت اور ہمارے کرنے کے کام

ایچ. عبدالرقیب

جنرل سکریٹری انڈین سنٹر فار اسلامک فائنانس، نئی دہلی

(۱) ریزروبینک کے ایک اہم کمیٹی برائے اسلامی بینکنگ کی رپورٹ

RBI کی ایک کمیٹی (آنند سنہا کمیٹی) نے اپنی رپورٹ ۲۰۰۶ء میں یہ کہا تھا کہ ملک کے موجودہ بینکنگ قوانین میں ترمیم و تبدیلی کے بغیر (جو صرف پارلیمنٹ کی اکثریت کی منظوری سے ہی ہوسکتی ہے) ملک میں اسلامی بینکنگ کا اجراء نہیں کیا جاسکتا۔ ICIF نے متعدد بار وزارت خزانہ اور ریزرو بینک کے ذمے داروں سے ملاقات و گفت وشنید کے ذریعے بتایا کہ آنند سنہا کمیٹی کی رپورٹ نے دنیا بھر میں رائج قوانین کا کما حقہ جائزہ نہیں لیا ہے اور از سرنو ایک نئی کمیٹی قائم کر کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی مطالعہ اور مشاہدہ کر کے اس پر رپورٹ تیار کرے۔ اس مسئلے پر پارلیمنٹ کے کئی ممبروں نے بھی سوال اٹھایا۔ بالآخر ۲۰۱۳ء میں فنانس منسٹری نے ریزرو بینک کو لکھا کہ وہ ایک نئی کمیٹی کی تشکیل دے اور اسلامی بینکنگ کے اجرا کے ضمن میں وزارت کو فیصلہ کرنے میں مدد دے۔ گورنر آر بی آئی نے ۲۰۱۳ء میں ایک Inter (IDG) Departmental Group بنائی جسے قانونی / ٹیکنیکل اور ریگولیٹری امور پر بغور جائزہ لے کر وزارت خزانہ کو اپنی سفارش پیش کرے۔ بالآخر اگست ۲۰۱۴ء کو آر بی آئی نے اس (IDG) کی رپورٹ پیش کی جس میں کہا گیا کہ موجودہ قوانین کے تحت اسلامی بینکنگ کا اجرا نہیں کیا جاسکتا، لیکن موجودہ بینکوں میں Interest Free Window غیر سودی دریچے کھولے جاسکتے ہیں اور اس کے لئے قوانین میں پارلیمنٹ کے ذریعے ترمیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ حکومت کی جانب سے ایک Notification جاری ہوجائے تو آر بی آئی اس سلسلے میں اقدام کرسکتی ہے۔

ریزرو بینک نے اس IDG کے ساتھ ایک Technical Analysis Report بھی تیار کی جس میں کہا گیا کہ موجودہ بینکوں میں بلاسودی دریچے کھولے جاسکتے ہیں۔ جس کے ذریعے جو طبقہ سود سے پرہیز کرتا ہے اس کی مالیاتی زمرے میں شمولیت، چھوٹے اور درمیانی کاروباریوں (SME) کے لئے مالیاتی فراہمی اور انفراسٹرکچر کے ڈیولپمنٹ کا کام ہوسکتا ہے اور یہ بھی کہا کہ سوائے ان کاموں کے جس میں زیادہ خطرہ ہو تمام کام ان دریچوں کے ذریعے بلاسودی پیمانے پر کرسکتے ہیں مثلاً مرابحہ، وکالہ، اجارہ، استصنیٰ، مضاربہ، سلم اور صکوک اور اسے Participitory Bank کا نام بھی تجویز کیا گیا۔

واضح رہے کہ ICIF نے وزارت خزانہ اور آر بی آئی کو بلاسودی دریچے کے اجرا کے لئے موجودہ قوانین کے اندر رہتے ہوئے Notification کے ذریعے کرنے کا پورا خاکہ بنا کر پیش کیا تھا۔ جس میں ملک کے ماہر قانون داں، بینکنگ کے لیگ ایکسپرٹس، بیرون ممالک سے دالشریعہ دبئی اسلامی بینک راس الخیمہ بینک، اسلامک بینک آف برٹن، ملائشیا کے نامی گرامی ماہرین اسلامی سرمایہ کاری کے مشترکہ کوششوں سے تیار کر کے ۲۰۱۰ء ہی میں حوالے کردیا تھا۔

(۲) RBI کی ایک اور اہم کمیٹی کی رپورٹ

اپریل ۲۰۱۵ء میں وزیر اعظم مودی نے ریزرو بینک کے ۸۰ ویں سالگرہ کے موقع پر بینکوں کے ذمے داروں سے کہا کہ ملک کی اکثریت کی مالیاتی شمولیت (Financial Inclusion) کی خاطر آر بی آئی ایک خصوصی کمیٹی بنائے اور پانچ سال کے اندر ملک کے نوے فیصد شہریوں کو اس کا فائدہ پہنچے۔ اس ہدایت پر گورنر ڈاکٹر رگھورام راجن نے ایک کمیٹی بنائی جس کا نام Oommittee on Medium term path on Financial Inclusin رکھا گیا اور شری دیپک موہنتی کو اس کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔

کمیٹی کے قیام کے بعد چیئرمین اور ممبران نے ملک بھر کے منتخب افراد اور اداروں سے ملاقات کی اور ICIF کو بھی اس کمیٹی کے چیئرمین سے ملاقات کے لئے مدعو کیا گیا اور بلاسودی بینک کاری کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی اور اپنی سفارشات کمیٹی کو پیش کرنے کو کہا۔ الحمدللہ دسمبر ۲۰۱۵ء کو اس کمیٹی کی رپورٹ منظر عام پر آئی جس کے ایک باب کو بلاسودی بینکاری کے لئے مختص کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے: Interest Free Banking- Reaching out to Wider Base جس میں اسلامی بینکاری کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس کی بنیاد انصاف (Justice) پر ہے۔ جو فریقین کے درمیان خطر (Risk) کو بانٹنے سے حاصل ہوتا ہے اور اس میں سرمایہ کاری اخلاقی بنیادوں (Ethical) پر اور عام انسانوں کی بنیادی ضرورت پر ہوتا ہے۔ آخر میں اس کمیٹی نے بھی سفارش کی کہ موجودہ مروجہ بینکوں میں بلا سودی دریچے Interest Free Windows) کھولے جائیں۔

کمیٹی نے اس رپورٹ کو آر بی آئی کے ویب سائٹس پر Uplode کیا اور عوام وخواص سے کہا کہ وہ اپنے تاثرات ومشورے پیش کریں۔ ICIF نے ملک اور بیرون ملک مختلف اہم افراد اور اداروں کو اس جانب متوجہ کیا۔ بڑی تعداد میں اس کی ستائش کی گئی اور مشورے وتاثرات پیش کئے گئے۔

لیکن حالیہ دنوں میں جب آر بی آئی اور مرکزی حکومت کے اسلامک ونڈوز موجودہ بینکوں میں کھلنے کی خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی تو اورنگ آباد کے شیوسینا کے ایم پی کھیرے نے پارلیمنٹ میں اس کے خلاف آواز اٹھائی کہ شریعت کی بنیاد پر بینکنگ کے نظام میں کوئی دریچہ نہیں کھولنا چاہئے۔ چند دنوں کے بعد اے ڈی ایم کے کے ایک ایم پی کے سوال کے جواب میں وزیر مملکت برائے خزانہ نے پارلیمنٹ میں کہا کہ اسلامک بینکنگ بیرون ملک کا سرمایہ حاصل کرنے کے لئے غور کیا تھا لیکن اس سلسلے میں قانونی طور پر کئی رکاوٹیں ہیں۔ اس طرح بینکوں میں بلاسودی دریچوں کو کھولنے میں مرکزی حکومت آر بی آئی کی سفارش کے باوجود پس وپیش کررہا ہے۔

(۳) SBI کا شریعہ میوچول فنڈ

اسٹیٹ بینک آف انڈیا نے یکم دسمبر ۲۰۱۴ء کو شریعہ میوچول فنڈ کے اجراء کا اعلان کیا تھا لیکن صرف ایک دن پہلے اس کو ملتوی کردیا گیا۔ اس سلسلے میں کئی MPs نے اور خاص طور پر جناب کے رحمٰن خان صاحب نے پارلیمنٹ کے بحث مباحثے میں بھی اس کو اٹھایا اور وزیر خزانہ سے ملاقات کی اور کہا گیا کہ شریعہ کے بجائے دوسرے کسی نام سے اس کو موسوم کیا جائے۔ چنانچہ چند متبادل نام بلا سودی، Pure، Ethical، Participatory وغیرہ بھی پیش کئے گئے۔ اس کے علاوہ معروف دانشور کملا ثریا کے صاحبزادے مادھونلا پتھ اور Infosis کے سابق CEO موہن داس پائی کی خدمات حاصل کی گئیں اور ایس بی آئی کے ڈاکیومنٹ کو عوام کیلئے قابل قبول بنانے (شرعی اصولوں کو برقرار رکھتے ہوئے) تیار کر کے اسے بھی پیش کیا گیا۔ لیکن ابھی تک اس کا دوبارہ اجرا (Relaunching) نہیں ہوسکا ہے۔ اس سلسلے میں بھی ICIF کوشش کررہا ہے۔

(۴) ہمارے کرنے کا کام

● ملت اسلامیہ ہند میں سرمایہ اور مالیات کے تعلق سے جانکاری (Financial Literacy) کی شدید کمی ہے جس کی وجہ سے بچت کرنے اور سرمایہ کاری کر کے ملت میں معاشی ترقی اور مالیاتی شمولیت کے لئے کوئی لائحہ عمل اور منصوبہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ روایتی سرمایہ کاری اور اسلامی فائنانس اور بینکاری میں کیا فرق ہے۔ عام فہم انداز میں اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ ● برادران وطن کی اس غلط فہمی کو دور کرنا بھی ضروری ہے کہ اسلامی سرمایہ کاری اور اسلامی بینکنگ تمام لوگوں کے لئے ہے نہ کہ (صرف مسلمانوں کے لئے) اور اس کے لئے دنیا بھر کے تجربات کو تفصیل کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً برطانیہ، سنگاپور، جرمنی، ملائشیا وغیرہ۔ ● تیسری اہم بات یہ ہے کہ بنکاروں اور خاص طور پر سیاسی پارٹیوں کے ارکان پارلیمنٹ سے ملاقات کر کے انھیں اسلامی بینکاری کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کر کے حکومت ہند کو آر بی آئی کی بلاسودی دریچوں کو موجودہ بینکوں میں کھولنے کے لئے Notification جاری کرنے کے لئے دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے اور ایس بی آئی کے میوچول فنڈ کے دوبارہ اجرا کے لئے بھی خصوصی توجہ دینے اور دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے۔

مذکورہ بالا کاوشوں سے انشاءاللہ ملک عزیز میں یہ متبادل نظام عدل وقسط پر قائم ہوگا جس کے ذریعے ملت اسلامیہ ہند کو حلال سرمایہ کاری کے مواقع فراہم ہوں گے اور ملک عزیز کے تمام شہریوں اور خاص طور پر غریب اور حاشیے پر زندگی گزارنے والوں کو اس نظام رحمت سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملے گا۔

اس Game Changing مرحلے کے واقع ہونے کے لئے ہمیں عوامی بیداری، سیاسی لیڈروں خاص طور پر پارلیمنٹ کے ممبران سے ملاقات وتبادلہ خیال کرنے اور میڈیا میں اس کے تعلق سے غلط فہمیوں کو دور کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ (تفصیلات کے لئے دیکھئے ویب سائٹس www.icif.in) ●●

لہولہان شام! حالات، واقعات اور ذمے دار

حافظ ذوہیب طیب

مجھے 2016 کے اگست کی وہ صبح بھی نہیں بھولتی جب شام کے شمالی شہر حلب میں فضائی حملے کے نتیجے میں زخموں کے آثار اپنے چہرے پر سجائے، ایمبولینس میں بیٹھے، پانچ سالہ عمران دقنیش کا خون آلود چہرہ سوشل میڈیا کے ذریعے میرے موبائل فون کی اسکرین پر بھی آپہنچا۔ خون میں لتھڑے اس بچے کو ایک تباہ شدہ عمارت کے ملبے سے نکالا گیا تھا جہاں اس جیسے سیکڑوں بچے اپنوں کی بربریت کا شکار ہو کر اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کر چکے تھے۔ عمران دقنیش کا چہرہ بھی حسرت ویاس کا منظر پیش کر رہا تھا اور جسے دیکھ کر کئی روز تک اضطراب کا زہر، جس نے روح وجسم میں بے سکونی کا عذاب گھول کر بے سکونی میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک روزانہ ہی شام سے ظلم وستم کی ایسی ایسی کربناک داستانیں سننے اور دیکھنے کو ملتی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ حالیہ دنوں میں کیمیائی حملوں سے ہلاک ہونے والے نوزائیدہ بچے سے لیکر دس سال تک کے بچوں کی لاشیں، اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ یہاں کی عوام سے کس طرح کا سلوک روا رکھا جارہا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق پچھلے چھ سالوں میں 5 لاکھ سے زائد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ تعلیمی ادارے، ہسپتال اور مساجد کھنڈرات کے مناظر پیش کر رہے ہیں۔ پانچ سالہ خانہ جنگی نے شام کی معیشت کو تباہ کردیا ہے اور شامی سنٹر فار پالیسی ریسرچ کے مطابق اس جنگ کی قیمت 255 ارب ڈالر ہے۔ ملک میں بیروزگاری کی شرح 80 فیصد سے زیادہ ہے اور اہل شام دو وقت کی روٹی کو ترس رہے ہیں۔ ملک کی 85 فیصد آبادی انتہائی غربت کا شکار ہیں اور انھیں بنیادی سہولیات بھی میسر نہیں۔ شام میں زراعت کے شعبے کی تباہی کی وجہ سے ان پر زیادہ برا اثر پڑا ہے۔ ایک وقت میں زراعت ملک کا سب سے بڑا شعبہ تھا لیکن جنگ نے اسے بری طرح متاثر کیا ہے اور اب ملک کے کئی خطوں میں خوراک کی قلت ہے۔ شام میں خوراک کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کے عمل میں اضافہ ہو رہا ہے اور امدادی سامان یا تو چور بازار میں پہنچ جاتا ہے یا اس کی منزل حکومت کے منظور شدہ علاقے ہی بنتے ہیں۔ دمشق کے مضافات میں واقع مشرقی غوطا جیسے محصور علاقوں سے لوگوں کے بھوک سے مرنے کی خبریں بھی متواتر آرہی ہیں۔ 2011 کے بعد سے ہزاروں بچے ہلاک ہو چکے ہیں اور جو باقی بچے ہیں ان کا مستقبل بھی تاریک دکھائی دیتا ہے۔ جان بچانے کے لیے خاندانوں کی ملک سے نقل مکانی کے بعد شام میں اسکول جانے والے بچوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ 2010 کے مقابلے میں اب یہاں ایسے دس لاکھ بچے موجود نہیں۔ جو یہاں موجود ہیں بھی ان میں سے 90 فیصد اسکول نہیں جارہے۔ شام میں نظام تعلیم جنگ نے تباہ کردیا ہے اور 75 فیصد سکول تباہ ہو چکے ہیں یا وہاں پناہ گزین کیمپ یا فوجی کیمپ بننے کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ جاری نہیں۔ جو سکول باقی بچے بھی ہیں ان میں سے کئی کام نہیں کررہے کیونکہ ملک میں اساتذہ میں سے ایک چوتھائی یعنی ساڑھے 52 ہزار نوکری چھوڑ چکے ہیں۔ ان تمام مظالم کے باوجود بھی نہ کسی اقوام متحدہ، او۔آئی۔سی سمیت عرب لیگ اور بڑے بڑے تھنک ٹینکس، جو کتے اور بلی کے مرجانے پر آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں کو یہ زحمت گوارہ نہیں ہوئی کہ لاکھوں کی تعداد میں معصوم اور بے گناہ لوگوں کی ہلاکت پر صدائے احتجاج ہی بلند کرتے۔

شام کے خون آشام حالات وواقعات کی وجوہات پر نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوتا ہے اس میں سب سے بڑی وجہ اسلامی ممالک کے آپسی اختلافات اور طاقت کے نشے میں مست، مال واسباب میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چودہ سو سال قبل ہی ایسے حالات کی خبر دے دی تھے۔ ابوداؤد اور بیہقی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب قومیں تم پر حملہ کرنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح پکاریں گی جس طرح کھانے والے کھانے کے پیالے پر گرتے ہیں۔ حاضرین میں سے ایک نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ اس لیے کہ اس زمانے میں ہم مسلمانوں کی تعداد کم ہوجائے گی۔ فرمایا: نہیں! تمہاری تعداد ان دنوں زیادہ ہوگی لیکن تم ایسے ہوجاؤ گے جیسے سیلاب کی سطح پر خس وخاشاک ہوتے ہیں کہ سیلاب ان کو بہالے جائے گا، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب دور کردے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا۔ کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کمزوری کیا ہوگی؟ فرمایا دنیا اور فوائد دنیا کی محبت اور موت کا بزدلانہ خوف۔

بے شک حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے الفاظ حرف حرف حقیقت ہیں۔ مال و اسباب کی حرص، ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی لالچ اور اپنے آپ کو بچانے کی خاطر جس مجرمانہ روش پر چل رہے ہیں یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اربوں کی تعداد میں مسلمانوں پر سیکڑوں لوگ حاوی ہیں۔ وہ جب چاہتے ہیں، جہاں چاہتے ہیں ہمارے ملکوں پر حملہ کرتے ہیں، ہمارے لوگوں کو مارتے ہیں، ہنستے بستے شہروں کو تورا بورا بناتے ہیں اور پھر بھی معزز قرار پاتے ہیں۔ اور ہم اپنے آپ کو بچانے کے لئے ان کے اس ظلم پر، اتحادی بن کر ان کی ہر ظالمانہ کاروائیوں پر تالیاں بجاتے ہوئے اپنے آپ کو بیوقوف بنا رہے ہوتے ہیں۔ پھر ایک دن آتا ہے جب یہ ظالم لوگ جن کے بارے میں قرآن کریم کہتا ہے: "وہ کبھی تمہارے دوست نہیں ہو سکتے" اپنے مفادات کے لئے جنگ میں اپنے اتحادی بننے والے اور تالیاں بجانے والوں کو بھی نہیں چھوڑتے جس کی تازہ مثال صدام حسین، حسنی مبارک اور معمر قذافی ہیں۔ شاید کہ ہمیں سمجھ آجائے۔ ●●

بقیہ: دنیا تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر

بات بڑھتی ہے تو ممکنہ طور پر چین مداخلت کرے گا۔ اگر عرب ممالک کی بات کریں تو ایران دشمنی میں وہ کسی بھی حد تک جانے کو تیار نظر آتے ہیں۔ یمن کے معاملے پر سعودی ایران چپقلش نے معاملات کو پیچیدہ بنا دیا تھا، جس کے بعد دونوں ممالک میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اگر سرزمین شام سے تیسری عالمی جنگ کا آغاز ہوتا ہے تو پھر مسلم دنیا محفوظ نہیں رہے گی۔ مجموعی طور پر ہم بند گلی میں کھڑے ہیں۔ دیکھنا ہے کہ پاناما کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ جس کے بعد ہی پاکستان کے کردار کا تعین ہو سکے گا۔ ●●

بقیہ: اولاد کے حقوق

زندگی گزارے، معاشرہ بے حیائی سے محفوظ اور پاک صاف رہے معاشرے میں ہمدردی اور غمگساری کا، ماحول پروان چڑھے اس کے لئے ضروری ہے کہ بروقت نکاح کا چلن ہو۔ اس لئے اسلام کہتا ہے کہ جب بچے جوان ہوجائیں تو ان کی شادی میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ "جس شخص کو خدا اولاد سے نوازے تو اس کا کام یہ ہے کہ وہ اس کا اچھا سا نام رکھے، اسے اچھی تربیت دے اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کرادے اگر بالغ ہونے پر اس نے اولاد کا نکاح نہ کیا اور وہ کسی گناہ میں پڑ گئی تو اس کا وبال اس کے باپ پر ہوگا"۔ (بیہقی) حضرت شعیب علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا۔ سعید ابن مسیبؒ (جو کہ مدینہ کے بہت بڑے عالم تھے) کا اپنی بیٹی کا نکاح اپنے شاگرد ابو داعہؓ سے کرنا۔ جب کہ خلیفہ عبد الملک نے اپنے بیٹے ولید کے لیے پیغام بھیجا تھا اس کو قبول نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ کا اپنے بیٹے کے لیے بہو کا انتخاب کرنا، ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

دعائے خیر کرنا

اولاد کے لیے دعا خیر کرنا، اولاد کی کامیابی وسرخروئی، ہدایت اور آخرت میں نجات کے لیے دعا کرنا بھی اولاد کا حق ہے۔ اگر اولاد درست رہے گی اور راہ حق پر چلے گی تو دنیا میں والدین کا نام روشن کرتی ہے اور آخرت میں صالح اولاد صدقہ جاریہ بنتی ہے۔ والدین کی دعا اولاد کے حق میں اللہ قبول کرتا ہے۔ غصہ میں آکر اولاد کو بددعا دینے سے بچنا چاہئے۔ "رسول ﷺ نے فرمایا: تین دعاوں کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ باپ، مسافر اور مظلوم"۔ (ابوداود)

رسول ﷺ کا اولاد کے ساتھ سلوک

● جب نبی ﷺ سفر پر جاتے تو سب سے آخر میں فاطمہؓ سے ملاقات کرتے اور واپسی پر سب سے پہلے فاطمہؓ سے ہی ملاقات کرتے اور جب وہ آپ کی خدمت میں آتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہوجاتے پیشانی چومتے اور اپنی جگہ سے ہٹ کر بیٹی کو اپنی جگہ بیٹھا دیتے۔

● حضرت قتادہؓ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ اپنی بیٹی حضرت زینبؓ کی صاحبزادی حضرت امامہؓ کو ایک روز کندھے پر بیٹھائے ہوئے مسجد نبوی میں تشریف لائے اور اسی حالت میں نماز پڑھائی۔ رکوع میں اتار دیتے اور پھر بیٹھا لیتے اسی طرح پوری نماز ادا کی۔

● ابولیلیٰؓ صبح کے وقت اللہ کے رسول ﷺ کے پاس بیٹھتے تھے کہ حسنؓ آگئے آپ ﷺ نے ان کو پیٹ پر بیٹھا لیا انھوں نے پیشاب کرنا شروع کردیا۔ جب میں نے دیکھا کہ پیشاب کی دھاریاں بہہ رہی ہیں میں بچے کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے بیٹے کو چھوڑ دو پریشان نہ کرو۔ بچہ پیشاب کر چکا آپ ﷺ نے پانی منگایا اور پیشاب پر بہادیا۔

● امام حسینؓ مسجد میں آئے تو آپ نے ممبر سے اتر کران کو گود میں اٹھالیا۔

● امام حسن حسین آپ پر سواری کرتے تھے۔ ● ایک مرتبہ ایک ننھی منی بچی اپنے باپ کے ساتھ آئی تو آپ کی پشت پر مہر نبوت سے کھیلنے لگی اس کے باپ نے ڈانٹا تو آپ ﷺ نے فرمایا کھیلنے دو یہ مسلمان کی بچی ہے اگر کافر کی بچی ہوتی تو میں اس کے ساتھ ایسے ہی پیار ومحبت سے پیش آتا۔ ●●

9760869531

بقیہ: بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

کرے گا"۔ میری کے ایش "میری کے کاسمیٹک" کمپنی کی بانی ہیں۔ ان کا قول ہے: "اپنے آپ کو محدود مت کیجئے۔ اکثر لوگ اپنے آپ کو محدود کر کے سوچتے ہیں، وہ اتنا ہی پاتے ہیں جس کا آپ یقین رکھتے ہیں، یاد رکھئے! وہ آپ حاصل کرسکتے ہیں"۔ ویرن بفر "برک شائر ہاتھوے" کے چیئرمین اینڈ CEO ہیں۔ ان کا قول ہے: "میں سات زینے ایک بار چڑھنے کے بجائے ایک زینہ چڑھتا ہوں، جو مجھے اگلے زینے پر چڑھنے کے قابل چھوڑتا ہے"۔ ہوارڈ شلز کافی کمپنی "اسٹاربکس" کے CEO ہیں۔ ان کا قول ہے: "رسک لوگوں کی سوچ سے زیادہ محفوظ ہے اور خواب لوگوں کی سوچ سے زیادہ عملی ہوتا ہے"۔ سام والٹن ریٹیل کمپنی "وال مارٹ" کے بانی ہیں۔ ان کا قول ہے: "بلند توقعات ہر چیز کی کلید ہوتی ہیں"۔ پیرامیدیار انٹرنیٹ سروس کمپنی "ای بے" کے بانی ہیں۔ ان کا قول ہے: "اگر آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کو پانے کی محنت کرتے ہیں، تب میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ کامیاب ہیں"۔ ولیم روزنبرگ کافی کمپنی "ڈنکن ڈونٹس" کے بانی ہیں۔ ان کا قول ہے: "مجھے ایسا آدمی دکھادیں، جس نے کبھی غلطی نہ کی ہو اور میں آپ کو ایسا شخص دکھا دوں گا، جس نے کوئی کام نہیں کیا"۔

"انگوار کمپراڈ" فرنیچر ریٹیلر کمپنی "آئی کیا" (IKEA) کے بانی ہیں۔ ان کا قول ہے: "مہلک ترین زہر "پالینے کا احساس" ہے۔ اس کا تریاق یہ ہے کہ ہر شام کو سوچیں کہ کل سے زیادہ بہتری کیا آئی ہے؟" "نپولین ہل" امریکی مصنف ہیں۔ مشہور کتاب "Think and Grow Rich" کے مصنف ہیں جو دو کروڑ کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے۔ ان کا قول ہے: "اکثر عظیم اور کامیاب لوگ اپنی بڑی ناکامی سے اگلے قدم پر عظیم کامیابی سمیٹ لیتے ہیں"۔

"ڈیوڈ تھامس" فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹ کمپنی "وینڈیز" کے بانی ہیں۔ ان کا قول ہے: "بزنس شروع کرنے کے لئے تین چیزیں ناگزیر ہیں: "اپنی پروڈکٹ کے بارے میں جاننا کہ وہ دوسرے سے بہتر ہوجائے۔ اپنے گراہک کو جاننا اور کامیاب ہونے کی شدید خواہش"۔ "پیٹر جی شلز" ریسرچ انسٹی ٹیوشن "GNF" (Genomics Institute of the Novartis Research Foundation) کے ڈائریکٹر اور CEO ہیں۔ یہ ریسرچ سنٹر خاص طور پر بیسک بایولوجیکل کے ساتھ ساتھ ڈرگ ڈسکوری کے میدان میں ریسرچ کرتا ہے۔ ساٹھ ہزار مربع فٹ پر مشتمل یہ ریسرچ سنٹر کیلیفورنیا میں قائم ہے۔ "پیٹر جی شلز" کا قول ہے: "کردار کو ہائر کریں۔ مہارت کو ٹریننگ دیں"۔

"اولی کرک" کھلونوں اور گیمز کی کمپنی "لیگو" (Lego) کے بانی ہیں۔ انھوں نے اپنے تمام ملازمین سے کہہ رکھا تھا: "قیمت صرف بہترین کی ہوتی ہے"۔ ان کے بیٹے "Godtfred" کو اتنا زیادہ پسند آیا کہ اس نے دفاتر اور کام کی جگہوں پر ایک تختی آویزاں کروادی، جس پر یہ عبارت رقم تھی۔ رابنز امریکی بزنس مین، مصنف اور سماجی شخصیت ہیں۔ یہ اپنی کتاب "Unlimited Power" کی وجہ سے مشہور ومعروف ہیں۔ ان کا قول ہے: "ہر مسئلہ ایک گفٹ ہے، مسائل کے بغیر ترقی نہیں ہوتی"۔ "ڈونالڈ ٹرمپ" امریکہ کے پینتالیسویں صدر ہیں۔ ان کا قول ہے: "آپ جیسا بھی سوچیں، لیکن بڑا سوچیں"۔

یہ دنیوی اعتبار سے کامیاب لوگوں کی ایک ایک بڑی بات کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ باتیں ان لوگوں کی زندگی بھر کا نچوڑ ہیں۔ ہم مسلمان ہیں، ہمارا آئیڈیل حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ ہمیں ہر ہر شعبے سے متعلق دین اسلام نے مکمل رہنمائی فراہم کی ہے۔ اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں پیدائش سے موت تک شادی بیاہ سے غمی خوشی تک، بچپن سے لڑکپن تک، نوجوانی سے بڑھاپے تک، نجی معاملات سے سرکاری کاموں تک، عائلی وخانگی زندگی سے لین دین کے معاملات تک، کھیتی باڑی سے تجارت وصنعت تک، بچوں کی تربیت سے بزرگوں کے حقوق تک، ملکی سیاست سے عالمی تعلقات تک، اپنوں کی دوستی کے احکام سے یہود وہنود، مشرکین، نصاریٰ اور دیگر قوموں اور مذاہب کے ساتھ تعلقات قائم کرنے تک سب کچھ موجود ہے۔ اسلام واحد مذہب ہے جس میں اتنی تفصیل اور تنوع کے ساتھ احکام بیان کئے گئے ہیں۔ ہمارے دین میں زندگی کے تمام گوشوں سے متعلق کافی شافی رہنمائی موجود ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ بھی کامیاب ہوں، تو ان باتوں، فارمولوں اور اصولوں پر آج، بلکہ ابھی اور اسی لمحے سے عمل کیجئے۔ ●●